فون نمبر ۴۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴	۹ جمادی الاول ۱۳۹۰ھ ۔ ۱۴ وفا ۱۳۴۹ہش ۔ ۱۴ جولائی ۱۹۷۰ء	نمبر ۱۶۰

اخبارِ احمدیہ

ایبٹ آباد ۱۲ وفا (بذریعہ فون)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے بذریعہ فون اطلاع موصول ہوئی ہے کہ خون کے دباؤ میں کمی (LOW BLOOD PRESSURE) کی تکلیف ہے ویسے عام طبیعت اچھی ہے۔ احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ایبٹ آباد ۱۱ وفا (بذریعہ ڈاک)

۱۰ ماہ وفا کو حضور نے نمازِ جمعہ اسلام آباد میں پڑھائی۔ حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا اُس روز محترم جناب صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ پرائیویٹ سیکرٹری کی معیّت میں صبح پونے آٹھ بجے ایبٹ آباد سے بذریعہ موٹر کار روانہ ہوکر پونے دس بجے صبح اسلام آباد میں ورود فرما ہوئے۔ نمازِ جمعہ سے قبل حضور نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے مغربی افریقہ کے لوگوں کی ذاتی شرافت فطری سعادت اور سادگی پر تفصیل سے روشنی ڈالی اور بتایا کہ یہ اقوام اسلام کی حسین اور حکیمانہ تعلیم کو قبول کرنے کے لئے تیار ہو رہی ہیں۔ چنانچہ ان تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہماری خصوصی ذمہ داری ہے۔ حضور نے احباب کو اپنی ذمہ داریاں کماحقہٗ ادا کرنے اور خدا تعالیٰ سے توفیق طلب کرنے کے لئے دعائیں کرنے کی تلقین فرمائی۔

دوپہر کا کھانا حضور نے اسلام آباد میں تناول فرمایا اور اُسی روز چھ بجے شام اسلام آباد سے روانہ ہوکر ۹ بجے رات کے قریب بخیریت ایبٹ آباد پہنچ گئے۔ اُس روز حضور کی طبیعت سفر کے دوران تھکان، ضعف اور بلڈ پریشر کی وجہ سے ناساز رہی۔

احباب حضور کی صحت و عافیت کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ تحریک جدید ۱۱ جولائی کی صبح کو ربوہ سے بذریعہ موٹر کار ایبٹ آباد تشریف لے گئے۔ جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے محترم صاحبزادہ صاحب موصوف قریباً ڈیڑھ ماہ سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ احبابِ جماعت درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے آپکو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے تاکہ آپ پہلے ہی کی طرح خدمتِ دین کے کاموں میں بھرپور حصہ لے سکیں۔ آمین۔

مکرم مولوی غلام احمد صاحب بدوملہوی اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری ۱۰ جولائی کو صبح بذریعہ ... ایکسپریس اعلاء کلمۃ اللہ کی غرض سے بیرون پاکستان جانے کیلئے ربوہ سے لاہور روانہ ہوئے۔ کثیر احباب اسٹیشن پر پہنچ کر انہیں ہار پہنائے اور دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔ گاڑی روانہ ہونے سے قبل محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے دعا کرائی۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں انکا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(وکالت تبشیر۔ ربوہ)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تقویٰ ہی ہے جس سے انسان دھویا جاتا ہے اور صاف ہوتا ہے

انسان پاک اور مطہّر ہو تو فرشتے اُس سے مصافحہ کرتے ہیں

"اصل تقویٰ جس سے انسان دھویا جاتا ہے اور صاف ہوتا ہے اور جس کے لئے انبیاء آتے ہیں وہ دُنیا سے اُٹھ گیا ہے۔ کوئی ہوگا جو قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا کا مصداق ہوگا۔ پاکیزگی اور طہارت عمدہ شے ہے۔ انسان پاک اور مطہّر ہو تو فرشتے اس سے مصافحہ کرتے ہیں۔ لوگوں میں اس کی قدر نہیں ہے ورنہ ان کی لذّات کی ہر ایک شے حلال ذرائع سے ان کو ملے۔ چور چوری کرتا ہے کہ مال ملے لیکن اگر وہ صبر کرے تو خدا تعالیٰ اُسے اَور راہ سے مالدار کر دے۔ اسی طرح زانی زنا کرتا ہے اگر صبر کرے تو خدا تعالیٰ اس کی خواہش کو اَور راہ سے پُوری کر دے جس میں اس کی رضا حاصل ہو۔ حدیث میں ہے کہ کوئی چور چوری نہیں کرتا مگر اس حالت میں کہ وہ مومن نہیں ہوتا۔ اور کوئی زانی زنا نہیں کرتا مگر اس حالت میں کہ وہ مومن نہیں ہوتا۔ جیسے بکری کے سر پر شیر کھڑا ہو تو وہ گھاس بھی نہیں کھا سکتی تو بکری جتنا ایمان بھی لوگوں کا نہیں ہے۔ اصل جڑ اور مقصود تقویٰ ہے جسے وہ عطا ہو تو سب کچھ پا سکتا ہے بغیر اس کے ممکن نہیں ہے کہ انسان صغائر اور کبائر سے بچ سکے۔ انسانی حکومتوں کے احکام گناہوں سے نہیں بچا سکتے۔ حکّام ساتھ ساتھ تو نہیں پھرتے کہ اُن کو خوف رہے۔ انسان اپنے آپ کو اکیلا خیال کر کے گناہ کرتا ہے ورنہ وہ کبھی نہ کرے۔ اور جب وہ اپنے آپ کو اکیلا سمجھتا ہے اُس وقت وہ دہریہ ہوتا ہے اور یہ خیال نہیں کرتا کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے وہ مجھے دیکھتا ہے ورنہ اگر وہ یہ سمجھتا تو کبھی گناہ نہ کرتا۔ تقویٰ سے سب شَے ہے۔ قرآن نے ابتداء اسی سے کی ہے۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ سے مُراد بھی تقویٰ ہے کہ انسان اگرچہ عمل کرتا ہے مگر خوف سے جرأت نہیں کرتا کہ اُسے اپنی طرف منسوب کرے اور اُسے خدا کی استعانت سے خیال کرتا ہے اور پھر اسی سے آئندہ کے لئے استعانت طلب کرتا ہے۔ پھر دوسری سُورت بھی هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ سے شروع ہوتی ہے۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ سب اسی وقت قبول ہوتا ہے جب انسان متقی ہو اس وقت خدا تمام داعی گناہ کے اُٹھا دیتا ہے۔ بیوی کی ضرورت ہو تو بیوی دیتا ہے۔ دوا کی ضرورت ہو تو دوا دیتا ہے جس شَے کی حاجت ہو وہ دیتا ہے۔ اور ایسے مقام سے روزی دیتا ہے کہ اُسے خبر نہیں ہوتی۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۱، ۲۵۲)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ... سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ ر وفا ۱۳۴۹ ہش

اسلامی حکومت

(۲)

ظاہر ہے کہ جب بھی صحیح معنوں میں اسلامی حکومت قائم ہو گی وہ خلافت ہی کی صورت میں ہو گی۔ مگر جیسا کہ مندرجہ بالا آیہ استخلاف سے واضح ہے کہ جہاں تک ایسی حکومت سے انسانوں کا تعلق ہے وہ یہ ہے کہ وہ ان شرائط کو پورا کرے جن کے پورا کرنے سے اللہ تعالیٰ قیامِ خلافت کا اپنا وعدہ پورا کرے۔ وہ شرائط جو انسانوں کو پورا کرنا لازمی ہیں ان کا ذکر آیہ استخلاف میں کر دیا گیا ہے۔

سب سے پہلی شرط تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں سے خلافت کا وعدہ کیا ہے جو ایمان لاتے ہیں اور مناسب اعمال بجا لاتے ہیں۔ دوسرا امر قابلِ غور یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کا ایسے لوگوں سے وعدہ ہے کہ وہ ان میں خلافت قائم کرے گا اس سے ظاہر ہے کہ خلافت اللہ تعالیٰ ہی برپا کرتا ہے۔ اس کے برپا کرنے کا وہ طریق نہیں ہے جو بعض مادہ پرستانہ حکومتوں کے برپا کرنے کے طریق انسانوں نے سوچے ہیں یہ خلافت یا حکومتِ الٰہیہ انسانی تدبر کی مرہون نہیں ہے بلکہ اللہ تعالیٰ جب دیکھتا ہے کہ کوئی قوم ایمان لاتی اور اعمالِ صالح بجا لاتی ہے تو اللہ تعالےٰ بطور انعام کے انہیں خلافت کا عطیہ دیتا ہے۔

اس سے واضح ہے کہ خلافت صرف ان لوگوں میں قائم ہوتی ہے جو صاحب ایمان ہوں اور اعمالِ صالح بجا لاتے ہوں۔ اس طرح حکومتِ الٰہیہ کے قیام کے لئے ضروری ہے کہ ان لوگوں میں قائم ہو جو اسلام پر پورا یقین رکھتے ہوں اور اس کے اصولوں کے مطابق زندگی بسر کرتے ہوں۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ لوگ تو اسلام کے پابند نہ رہے ہوں اور ان میں اسلامی حکومت بھی قائم ہو جائے۔ ظاہر ہے کہ اگر ایسی حکومت ان پر ٹھونسی بھی جائے گی تو وہ ایک سیکنڈ بھی زندہ نہیں رہ سکتی۔

اس سے یہ امر بھی واضح ہے کہ اگرچہ ایسی حکومت کا سربراہ یعنی خلیفہ چُنا جاتا ہے لیکن اس کے چناؤ کا طریق وہ نہیں ہو سکتا جو آجکل کی جمہوری حکومتوں کا طریقِ انتخاب ہے۔ اِس لئے خلافت کو جمہوری کہنا سراسر غلط ہے۔ جیسا کہ صدرِ اولیٰ سے معلوم ہوتا ہے خلافت کے لئے عام لوگوں کے ووٹوں کی کوئی حیثیت نہیں ہوتی بلکہ صرف صاحبِ ایمان اعمالِ صالحہ بجا لانے والے ہی خلیفہ کا انتخاب کرتے ہیں۔ عوام کے ووٹ سے خلیفہ منتخب نہیں ہوتا البتہ جب خلیفہ منتخب ہو جائے تو سب مسلمانوں کو اسی کی بیعت کرنی لازمی ہے۔ (ہ ق)

درخواستِ دعا

عزیز عبدالباسط خان ناصر بی۔اے، بی ایڈ امسال ایم۔اے اسلامیات کا امتحان دے رہے ہیں۔ احبابِ جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل سے امتحان میں نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار ڈاکٹر حبیب اللہ خان ابوحنیفی
پنشنر کالج دارالبرکات۔ ربوہ

حدیث الرسول صلے اللہ علیہ وسلم

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَاحَسَدَ اِلَّا فِی اثْنَتَیْنِ: رَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ مَالًا فَسَلَّطَہٗ عَلٰی ھَلَکَتِہٖ فِی الْحَقِّ، وَرَجُلٌ اٰتَاہُ اللّٰہُ حِکْمَةً فَھُوَ یَقْضِیْ بِھَا وَیُعَلِّمُھَا"

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب انفاق المال فی حقہٖ صفحہ ۱۸۹)

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہیئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اُسے راہِ حق میں خرچ کر دیا۔ دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالےٰ نے سمجھ دانائی اور حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار
الفضل خود خرید کر پڑھے

حُسن جب مہر و وفا بنتا ہے
اور بھی جور و جفا بنتا ہے
اپنا میں گیت اگر گاتا ہوں
تیرا ہی سازِ نوا بنتا ہے
آدمی آتا ہے جب بننے پر
بُت بنائیں تو خُدا بنتا ہے
آج تو "ازم" بنا ہے دیکھیں
کل کو اسلام کا کیا بنتا ہے
ہو جو کھانے کا سلیقہ تنویرؔ
زہر کھائیں تو دوا بنتا ہے

قسط ۲

ذکرِ حبیبؑ

محبتِ الٰہی اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام

تقریر مکرم مولینا عبدالمالک خان صاحب برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء

نمازوں کا التزام حضورؑ کو زندگی کے آخری سانس تک رہا۔ چنانچہ جب آپؑ اس عالمِ فانی سے رخصت ہو رہے تھے اس وقت نیم بے ہوشی کی سی حالت تھی۔ حضورؑ نے پوچھا کیا نماز کا وقت ہوگیا؟ عرض کیا گیا کہ حضور ہوگیا ہے۔ اس پر حضورؑ نے بستر پر ہی ہاتھ مار کر تیمم کیا اور لیٹے لیٹے ہی نماز شروع کر دی۔ اسی حالت میں تھے کہ غشی سی طاری ہوگئی اور نماز پوری نہ کر سکے۔ تھوڑی دیر بعد حضورؑ نے پھر دریافت فرمایا کہ صبح کی نماز کا وقت ہوگیا ہے؟ عرض کیا گیا کہ حضور ہوگیا ہے۔ آپؑ نے پھر نیت باندھی اور لیٹے لیٹے نماز ادا کی۔ اس کے بعد نیم بے ہوشی کی کیفیت طاری رہی مگر جب کبھی ہوش آتا تھا یہی الفاظ سنائی دیتے تھے۔ "اللہ! میرے پیارے اللہ!" (تاریخ احمدیت جلد سوم صفحہ ۴۵۰)

گویا آپؑ کا آخری عمل بھی نماز تھا اور آپؑ کے لبوں پر خدائے محبوب کا ذکر۔

حضرت اماں جانؓ فرماتی ہیں آپؑ پنجگانہ نماز کے علاوہ اشراق اور تہجد کے نوافل بھی ادا فرماتے تھے۔ اشراق کبھی کبھی پڑھتے لیکن تہجد آپؑ ہمیشہ پڑھتے سوائے اس کے کہ آپؑ بیمار ہوں۔ لیکن ایسی صورت میں بھی آپؑ تہجد کے وقت لیٹے لیٹے ہی دعا مانگ لیتے۔ (سیرۃ المہدی جلد ۱ صفحہ ۳)

مرزا دین محمد صاحبؓ لنگروال ضلع گورداسپور نے جو مرزا نظام الدین صاحب کے برادرِ نسبتی ہیں تحریر کیا کہ:-

"آپؑ کی عادت تھی کہ رات عشاء کے بعد جلد سو جاتے تھے اور پھر ایک بجے کے قریب تہجد کے لئے اُٹھ کھڑے ہوتے تھے اور تہجد پڑھ کر قرآن شریف کی تلاوت فرماتے رہتے تھے۔ پھر جب صبح اذان ہوتی تو سنتیں گھر میں پڑھ کر نماز کے لئے مسجد میں جاتے اور باجماعت نماز پڑھتے۔" (سیرۃ المہدی حصہ سوم صفحہ ۲۱)

ذکرِ الٰہی کے لئے اسلام میں ماہِ صیام کے روزے فرض کئے گئے ہیں۔ اس کی بابت حضورؑ تحریر فرماتے ہیں:-

"میں بچپن سے روزے رکھنے کا عادی ہوں۔ ایک دفعہ بچپن میں روزہ رکھا، بیمار ہوگیا۔ مگر اس کے بعد ۲۹ روزے پورے رکھے۔ تکلیف نہیں ہوئی۔ تب میرے لئے خوشی کی عید تھی۔"

(ذکرِ حبیب صفحہ ۲۴۳)

فرض روزوں کے علاوہ آپؑ نفلی روزے بھی رکھتے۔ ایک دفعہ آپؑ نے ایک عظیم مجاہدہ کیا اور آٹھ نو ماہ تک مسلسل روزے رکھے۔ اس کی کیفیت کو خود آپؑ نے قلمبند فرمایا۔ آپؑ لکھتے ہیں:-

"حضرت والد صاحب کے زمانہ میں ہی جبکہ ان کا زمانہ وفات بہت نزدیک تھا ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک بزرگ معمر پاک صورت مجھ کو خواب میں دکھائی دیا اور اس نے یہ ذکر کر کے کہ کسی قدر روزے انوارِ سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنتِ خاندانِ نبوت ہے اس بات کی طرف اشارہ کیا کہ میں اس سنتِ اہلِ بیتِ رسالت کو بجا لاؤں سو میں نے کچھ مدت التزامِ صوم کو مناسب سمجھا مگر ساتھ ہی یہ خیال آیا کہ اس امر کو مخفی طور پر بجالانا بہتر ہے میں نے یہ طریق اختیار کیا کہ گھر سے مردانہ نشستگاہ میں کھانا منگواتا اور پھر وہ کھانا پوشیدہ طور پر یتیم بچوں کو جن کو میں نے پہلے سے تجویز کر کے وقت پر حاضری کی تاکید کر دی تھی دے دیتا اور اس طرح تمام دن روزہ میں گزارتا اور بجز خداتعالیٰ کے ان روزوں کی کسی کو خبر نہ تھی۔ ..... غالباً آٹھ یا نو ماہ تک میں نے ایسا کیا ..... اس قسم کے روزہ کے عجائبات میں سے جو میرے تجربہ میں آئے وہ لطیف مکاشفات ہیں جو اس زمانہ میں مجھ پر کھلے۔ چنانچہ بعض گزشتہ نبیوں کی ملاقاتیں ہوئیں اور جو اعلیٰ طبقہ کے اولیاء اس امت میں گزر چکے ہیں ان سے ملاقات ہوئی۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مع حسنین و علی رضی اللہ عنہ و فاطمہ رضی اللہ عنہا کے دیکھا اور یہ خواب نہ تھی بلکہ ایک بیداری کی قسم تھی۔ غرض اسی طرح کئی مقدس لوگوں سے ملاقاتیں ہوئیں۔"

(کتاب البریہ صفحہ ۱۶۴-۱۶۶)

ذکرِ الٰہی کے ضمن میں آپؑ کی ان دعاؤں اور مناجاتوں کا مختصر ذکر بھی کر دینا ضروری ہے جو آپؑ خداتعالیٰ کے حضور کیا کرتے تھے۔ کیونکہ عارف باللہ کی دعائیں اس کے جذبات اور قلبی کیفیات کا آئینہ دار ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اس زمانہ میں یہ امتیازی خصوصیت حاصل تھی کہ آپؑ نے مسئلہ دعا کو علمی و عملی رنگ میں زندہ کیا اور جو لوگ مغربی فلسفہ سے مرعوب ہو کر دعا کی تاثیرات کے منکر تھے اور اسے محض ایک بے معنی چیز سمجھتے تھے آپؑ نے ان کو منہ مانگا نشان دکھا کر رنگ میں دعوت دی کہ:-

قصہ کوتاہ کن ببیں از ما دعائے مستجاب

حضورؑ کو اللہ تعالیٰ سے کس قدر محبت اور عشق تھا اس کا اس مناجات سے پتہ چلتا ہے جس میں آپؑ فرماتے ہیں ؎

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن مرے پروردگار
اے مرے یارِ یگانہ اے مری جاں کی پناہ
بس ہے تو میرے لئے مجھ کو نہیں تجھ بن بکار
اے مرے پیارے بتا تو کس طرح خوشنود ہو
نیک دن ہوگا وہی جب تجھ پہ ہوویں ہم نثار

اللہ تعالیٰ کے حضور میں اپنی وفاداری کے متعلق عرض کرتے ہیں ؎

خواہی بقہرم کن جدا خواہی بلطفم رو نما
خواہی بکش یا کن رہا کے ترکِ آں داماں کنم

پھر فرماتے ہیں ؎

سہل است ترکِ ہر دو جہاں گر رضائے تو
آید بدست اے پنہ و کہف و ماہنم
در کوئے تو اگر سرِ عشاق را زنند
اوّل کسے کہ لافِ تعشق زند منم

یعنی اگر تیرے کوچہ میں عشاق کے سر اُتارے جائیں تو وہ پہلا شخص جو تیرے عشق کا نعرہ مارے گا وہ میں ہوں گا۔

اللہ تعالیٰ سے اپنے تعلقات پر خطاب کرتے ہیں ؎

دل بدنیائے دوں چرا بندم
ما بہ یارِ عزیز خورسندم

دنیائے دوں پر ہم کس لئے دل لگائیں۔ ہماری ساری خوشیوں کا مرکز تو یارِ عزیز ہے۔

دلبرِ من تو ہستی اے جاناں
دل بتو بستہ ام ز ہر دو جہاں

اے میرے محبوب مولیٰ میرا دلبر تو تو ہی ہے۔ میں نے دونوں جہانوں میں سے آپ ہی سے دل کو وابستہ کر لیا ہے۔

من زِ مادر برائے تو زادم
ہست عشقت غرض زِ ایجادم

مجھے تو میری ماں نے آپ ہی کیلئے جنا ہے۔ میری پیدائش کی تو غرض ہی آپ کا عشق ہے۔

خلق در کاروبار ہوشیار
ما چو مستاں فتادہ بر درِ یار

دنیا کے لوگ اپنے کاروبار میں ہوشیار ہیں اور ہم تو مستوں کی طرح آستانہ حضرت پر پڑے ہیں۔

محبت کا دوسرا تقاضہ

محبت کا دوسرا تقاضہ یہ ہے کہ محبوب جس سے محبت کرتا ہے عاشق بھی اس سے محبت کرتا ہے۔ چونکہ خدا تعالیٰ کو اپنی مخلوق

میں سب سے زیادہ محبت سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اسلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی خدا تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی۔ آپ خود اس حقیقت کو یوں بیان فرماتے ہیں ؎

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمّرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یعنی میں خدا کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں مخمور ہوں۔ اگر عشق محمدؐ کا نام کفر ہے تو خدا گواہ ہے میں سب سے بڑا کافر ہوں ؎

پھر فرماتے ہیں ؎

و آثرت حبّک بعد حبّ مھیمنی
وتصبی جنانی من سناک وتجلبُ

خدا کی محبت کے بعد میں نے تیری محبت کو مقدم کیا اور تو نے میرا دل اپنے نور سے گرویدہ کر لیا۔

ایک اور جگہ فرماتے ہیں ؎

یاحبّ انک قد دخلت محبۃ
فی مھجتی ومدارکی وجنانی

اے میرے محبوب تیری محبت میرے خون، میری جان، میرے حواس اور میرے دل میں رچ گئی ہے۔

من ذکر وجھک یاحدیقۃ بھجتی
لم اخل فی لحظ ولا فی آن

اے میری مسرت کے باغ تیرے منہ کی یاد سے میں ایک آن اور ایک لحظہ بھی خالی نہیں ہوتا۔

محبت کی بے قراری میں فرماتے ہیں ؎

فدتک لک روحی یا حبیبی وسیدی
فدتک لک روحی انت وردٌ منضّرٌ

اے میرے حبیب اور سردار میری روح آپ پر فدا اور میری جان آپ پر قربان ہو۔ آپ تو گلاب کا تر و تازہ پھول ہیں۔

وما انت الا نائب اللہ فی الوریٰ
واعطاک ربّک ھذہ ثمّ کوثرٗ

اور آپ مخلوق میں خدا تعالیٰ کے نائب ہیں۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ رتبہ بلند بھی دیا ہے اور کوثر بھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکالیف پر آبدیدہ ہو کر فرماتے ہیں ؎

تذکرتُ یومًا فیہ اخرج سیّدی
نفاضت دموع العین منی بمسندی

مجھے وہ دن یاد آیا جس میں میرے سید و مولیٰ نکالے گئے تھے تو میری آنکھوں سے آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔

پھر آپ کی محبت میں جان فدا کرنے پر آمادہ نظر آتے ہیں۔ فرماتے ہیں :۔

وموتی بسُبل المصطفیٰ خیر میتۃ
فان فزتھا فساحشرن بالمقتدیٰ

اور میری موت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رستہ میں اچھی موت ہو گی۔ پس اگر میں اس میں کامیاب ہوا تو میں اپنے پیشوا کے ساتھ اُٹھوں گا۔

مدحتک یا محبوب من صدق مھجتی
ولولاک ما کنا الی الشعر نرغب

یا رسول اللہ میں نے آپ کی مدح صدق دل سے کی ہے اور اگر آپ کا وجود نہ ہوتا تو ہم شعر گوئی کی طرف رغبت نہ کرتے۔

انّی اموت ولا تموت محبتی
یدری بذکرک فی التراب ندائی

میں مر جاؤں گا لیکن میری محبت جو مجھے آپ سے ہے نہیں مرے گی۔ قبر میں بھی میری آواز تیرے ذکر سے شناخت کی جائے گی۔ میں ہمارا محمدؐ ہمارا محمدؐ کہہ رہا ہوں گا۔

بڑے جلیل القدر لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شاندار مدح اس طور سے کرتے ہیں ؎

حسن یوسف دمِ عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نگاہوں میں اپنے محبوب آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس سے کہیں بلند مقام تھا چنانچہ فرماتے ہیں ؎

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہِ ذقن
واں مسیح ناصری شد از دمِ او بے شمار

پھر فرماتے ہیں ؎

جان و دلم فدائے جمالِ محمدؐ است
خاکم نثار کوچۂ آلِ محمدؐ است
دیدم بعین قلب و شنیدم بگوشِ ہوش
در ہر مکاں ندائے جمالِ محمدؐ است
ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم
یک قطرۂ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است
ایں آتشم ز آتشِ مہرِ محمدی ست
ویں آبِ من ز آبِ زلالِ محمدؐ است

پھر فرماتے ہیں :۔

ہر کسے اندر نماز خود دعائے می کند
من دعا ہائے بر و بارِ تو اے باغِ بہار
یا نبی اللہ نثارِ روئے محبوبِ تو ام
وقفِ راہت کردہ ام ایں سر کہ بر دوش ست بار

پھر فرماتے ہیں :۔

مصطفیٰؐ پر تیرا بے حد ہو سلام اور رحمت
اس سے یہ نور لیا بارِ خدایا ہم نے
دلبرا مجھ کو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے

پھر فرمایا :۔

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا
نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے
وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے
وہ طیب و امیں ہے اسکی ثنا یہی ہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جیسا محبوبِ خداؐ سے عشق تھا ویسا ہی کلام الٰہی سے تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

پھر فرماتے ہیں ؎

جمال و حسنِ قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اَوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

(باقی)

اللہ تعالیٰ کا فرمان

لوگوں کے بُرے نام مت رکھو!

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ ؕ (الحجرات)

ترجمہ :۔ (اے مومنو!) ایک دوسرے کو بُرے ناموں سے مت یاد کیا کرو۔ کیونکہ ایمان کے بعد اطاعت سے نکل جانا انسان کو ایک بہت ہی بُرے نام (یعنی فاسق) کا مستحق بنا دیتا ہے۔

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

وقفِ جدید کے سال کا نصف حصہ گزر چکا ہے

کیا آپ نے اپنا وعدہ ایفا کر دیا؟

دوست جانتے ہیں کہ وقف جدید کا سال دسمبر میں ختم ہو جاتا ہے۔ اس وقت خاص طور پر جماعت ہائے احمدیہ ڈیرہ غازیخاں — ملتان — اور سندھ میں ہماری بعض سٹیٹس — اپنے اپنے بقایا جات کی ادائیگی کے معاملے میں خاص طور پر توجہ کی مستحق ہیں۔ ان کے عہدیداروں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ ازراہِ کرم جلد تر وقفِ جدید کا چندہ — خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ فوری طور پر مرکز میں بحساب وقفِ جدید ادا فرما دیں۔ اس سلسلے میں مزید یاد دہانی کی ضرورت پیش نہ آئے — انسپکٹر وقفِ جدید کو بعض علاقوں میں بھجوایا گیا ہے — مگر شاید ہر گاؤں اور ہر قصبہ میں ان کا جانا مشکل ہو اسلئے عہدیداران خود یہ اعلان پڑھتے ہی اپنا اپنا فرض ادا فرمائیں۔

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ ربوہ)

صاحب نصاب احباب و خواتین زکوٰۃ کی ادائیگی فرماویں!

(ناظر بیت المال آمد)

قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

مکرم ملک عبدالحفیظ صاحب بہاولپور

(قسط نمبر ۲)

قرآن مجید میں آتا ہے

وَكِتَابٍ مَّسْطُورٍ فِي

رَقٍّ مَّنشُورٍ [1]

کہ یہ ایسی کتاب ہے۔ جو کثرت کے ساتھ لکھی جانے والی اور پڑھے جانے والی ہے۔ آج بھی دنیا میں کوئی اور کتاب نہیں جو اس کثرت کے ساتھ لکھی اور پڑھی جاتی ہو۔ یہ صرف قرآن مجید ہی کا اعجاز ہے اب دنیا میں صرف ایک ہی کتاب ہے۔ جو ہدایت کی طرف بلاتی ہے اور ہر ایک وحشی انسان کو متمدن انسان اور متمدن انسان کو با خلاق انسان اور با خلاق انسان کو با خدا انسان بنا دیتی ہے اور یہ قرآن عظیم ہی ہے جو تمام دنیا کے لئے نازل ہوا ہے اور تمام اقوام کے لئے یہ ایسی شریعت ہے۔ جس کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے یہ کتاب اپنے ماننے والوں کو گردش زمانہ سے محفوظ رکھتی ہے اور خود بھی محفوظ ہے کیوں نہ ہوتی جبکہ عرش کے خدا نے فرما دیا کہ مرورِ زمانہ کی وجہ سے گرد آلود نہ ہوگی۔ بلکہ لوگوں کے ہاتھوں سے محفوظ رکھی جائے گی۔ اور چودہ سو برس گزرنے کے بعد اسی حالت میں ہونا اس کا بہت بڑا اعجاز ہے۔ جو دنیا کی کوئی اور کتاب پیش نہیں کر سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز

تو پھر کیونکر بنانا نورِ حق اس پہ آساں ہے

اللہ تعالیٰ نے اس مقدس کتاب کا نام قرآن رکھکر پیشگوئی فرما دی تھی۔ کہ یہ ایک ایسی کتاب ہے جو کثرت کے ساتھ پڑھی جائیگی چنانچہ دنیا کے کروڑوں انسان صبح اٹھ کر اس کی تلاوت کرنا باعث فخر سمجھتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام لفظ قرآن کے بارہ میں فرماتے ہیں

"میں نے قرآن کے لفظ میں غور کیا۔ تب مجھ پر کھلا کہ اس مبارک لفظ میں ایک زبردست پیشگوئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے۔ اور ایک زمانہ میں اور بھی زیادہ پڑھنے کے قابل کتاب ہوگی جب کہ اور کتابیں بھی پڑھنے میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی۔ اس وقت اسلام کی عزت بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی اور دیگر کتابیں قطعاً چھوڑ دینے کے لائق ہوں گی۔ فرقان کے بھی یہی معنی ہیں۔ یعنی یہی ایک کتاب حق و باطل میں فرق کرنے والی ٹھہرے گی اور کوئی کتاب حدیث کی یا اور کوئی کتاب اس حیثیت اور پایہ کی نہ ہوگی اسلئے اب سب کتابیں چھوڑ دو اور رات دن کتاب اللہ ہی کو پڑھو۔ بڑا بے ایمان ہے وہ شخص جو قرآن کریم کی طرف التفات نہ کرے اور دوسری کتابوں پر ہی جھکا رہے۔"

(الحکم، ۷ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

قرون اولیٰ کے مسلمان اسلام لانے سے قبل ہر وقت جنگ و جدل میں معروف رہتے تھے۔ انسان کی کوئی قدر نہ تھی۔ تکبر و غرور انتہا کو پہنچا ہوا تھا۔ وہ روحانی لحاظ سے اندھے تھے اور ضلالت کی اتھاہ گہرائیوں میں پڑے ہوئے تھے۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایسی بے نظیر کتاب عطا فرمائی۔ جس نے ان کی کایا پلٹ کر رکھدی۔ وہ لوگ جو قعر مذلت میں غوطہ زن تھے اچانک اس کے ذریعہ باہر نکلے اور ان لوگوں نے ایمان کی چادریں اوڑھ لیں۔ اور دنیا میں یوں چمکے۔ کہ آج چاند بھی ان کی چمکار سے شرماتا ہے۔ انہوں نے قرآن مجید کو ہاتھ میں لیا اور آن واحد میں تمام دنیا پر چھا گئے۔ وہ لوگ جن کو ذلیل ترین انسان سمجھا جاتا تھا۔ جن کو مکہ کی گلیوں میں گھسیٹا جاتا تھا۔ وہی لوگ قرآن مجید کی برکت سے قیصر و کسریٰ کے مالک ہوئے۔ اور ان کے رعب و دبدبے سے بڑی بڑی حکومتیں کانپنے لگیں۔ کیا اس سے بڑا معجزہ کوئی اور ہو سکتا ہے کہ زمینی لوگوں کا عرش کے خدا سے تعلق قائم کر دیا۔ وہ جو اپنی خواہشات کو پورا کرنے میں ہر وقت مشغول رہتے تھے۔ قرآن حکیم نے انہیں وہ سبق دیا، ان کے اندر وہ تبدیلی پیدا کی کہ وہ ہر بات میں قرآن مجید کی بتائی ہوئی بات کو مقدم کرنے لگے اور اپنی ہر خواہش کو خدا کے نام پر قربان کر دیا۔ اور یہی اصل اسلام ہے۔ جس کا سبق قرآن مجید دیتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے ؎

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا

ترکِ رضائے خویش پئے مرضی خدا

اس مادی دور میں بھی اس مقدس کتاب نے یہ معجزہ دکھایا کہ ایک انسان کو جسے لوگ جانتے ہی نہ تھے مسیح موعود کے درجہ تک پہنچا دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قرآن کریم سے عشق ہی تھا۔ جس نے آپ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند کا درجہ عطا فرمایا۔ آپ کیا خوب فرماتے ہیں:۔

جمال و حسنِ قرآں نور جانِ ہر مسلماں ہے

قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

آج جبکہ دنیا مادیت کی طرف جھکی ہوئی ہے اس بات کی ضرورت ہے کہ دنیا پر قرآن کریم کی فضیلت اور اعجاز کو ثابت کیا جائے اسی لئے ہمارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے وقف عارضی اور تعلیم القرآن کی سکیم جاری فرما کر اس روحانی سمندر کا رخ عوام الناس کی طرف پھیر دیا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہر احمدی اس ناپیدا کنار روحانی سمندر کا غوطہ خور بن جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو چاہیئے۔ کہ قرآن کریم کے شغل اور تدبر میں جان و دل سے معروف ہو جائیں اور حدیثوں کے شغل کو ترک کر دیں بڑے تاسف کا مقام ہے قرآن کریم کا وہ اعتنا اور تدارس نہیں کیا جاتا۔ جو احادیث کا کیا جاتا ہے۔ اس وقت قرآن کریم کا حربہ ہاتھ میں لو تو فتح تمہاری ہے اس نور کے آگے کوئی ظلمت نہ ٹھہر سکے گی (الحکم، ۷ اکتوبر ۱۹۰۰ء)

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن کریم کے معارف حقّہ جاننے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم سب دنیا میں قرآن کریم کے فیوض و برکات کو پھیلانے والے ہوں آمین ثم آمین۔

---

[1] الطور آیت ۴

مساجد سے دِلی لگاؤ

حضرت اقدس مسیح پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"میرا پہلا لڑکا جو زندہ موجود ہے۔ جس کا نام محمود ہے ابھی وہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ جو مجھے کشفی طور پر اس کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی اور میں نے مسجد کی دیوار پر اس کا نام لکھا ہوا پایا کہ محمود" (تذکرہ)

مذکورہ بالا کشف سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیدنا حضرت محمود المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، کا مساجد کی تعمیر کے ساتھ خاص تعلق تھا چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

۱۔ "تم ایک ایسے شخص کے پیچھے لگے ہوئے ہو جس کو مساجد بنانے کا شوق ہے"

۲۔ "ہمیں ہر اہم جگہ پر ہی نہیں ہر جگہ پر مسجدیں بنانی ہوں گی"

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ نے اکناف عالم میں مساجد کی تعمیر کے لئے ایک لائحہ عمل تجویز فرما دیا ہوا ہے۔ جس کی اشاعت کئی بار کروائی جا چکی ہے۔ لہذا جماعت کے تمام عہدیداران کو چاہیئے کہ اس لائحہ عمل کے مطابق جماعت کے تمام مخلصین کو کماحقہ شمولیت کے لئے تحریک فرماتے رہا کریں۔

پس

مبارک ہیں وہ لوگ جو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

جماعتہائے احمدیہ ضلع راولپنڈی کی طرف سے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خیر مقدم

مورخہ ۱۷ جون ۷۰ء کو جماعتہائے راولپنڈی ضلع کی طرف سے اپنے پیارے آقا و امام ہمام کی مغربی افریقہ کے دورہ سے کامیاب و کامران مراجعت پر نذرانہ عقیدت پیش کرنے اور زیارت سے مشرف ہونے کے لئے حضور کے ربوہ سے ایبٹ آباد کے سفر کے دوران راولپنڈی سے بارہ میل دور ترنول کے مقام سے تین فرلانگ آگے کوہاٹ روڈ پر احباب صبح آٹھ بجے سے ہی پہنچنے شروع ہو گئے۔ حضور کی وہاں تشریف آوری تک جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ اسلام آباد۔ واہ کینٹ کے احباب کے علاوہ دیگر جماعتوں کے نمائندے بھی پہنچ چکے تھے۔

جناب ملک عبد الغنی صاحب نائب امیر ثانی کی زیر قیادت دو کاروں پر ایک قافلہ فتح جنگ سے دو میل آگے تلہ گنگ روڈ پر صبح ۹ بجے حضور اقدس کی راہنمائی میں پہنچ چکا تھا۔ جونہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کار دور سے ساڑھے بارہ بجے کے قریب دکھائی دی۔ حسب ہدایت ایک کار فوری طور پر احباب جماعت کی اطلاع کی خاطر واپس بھجوا دی گئی۔ اور دوسری کار حضور اقدس کے قافلہ کے آگے بطور ہراول دستہ سوئے قیام گاہ پہنچنے سے پہلے پہلے حضور کے قافلہ میں دو اور کاروں اور چھ سکوٹر سواروں نے شمولیت کا فخر حاصل کر لیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز معہ قافلہ ایک بجے کے قریب وہاں تشریف فرما ہوئے۔ امیر جماعتہائے احمدیہ راولپنڈی ضلع مکرم چوہدری احمد جان صاحب اور امیر جماعت اسلام آباد مکرم چوہدری عبد الحق ورک صاحب نے آگے بڑھ کر استقبال کیا۔ ساتھ ہی صف بستہ احباب نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور اھلاً و سہلاً و مرحبا بلند آواز سے کہا اور فضا اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ ختم المرسلین زندہ باد۔ خاتم الانبیاء زندہ باد اور انسانیت زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔

معانقہ شروع ہونے سے قبل مکرم چوہدری احمد جان صاحب نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی دوسری قسط ۳۸۵۰۳ روپیہ کی حضور اقدس کی خدمت میں پیش کی اور عرض کی کہ اب جماعت احمدیہ راولپنڈی کا وعدہ ۵۸۱۲۵/ پورا ہو گیا ہے۔ اس پر حضور نے جزاکم اللہ احسن الجزاء فرمایا۔

حضور نے کرسی پر رونق افروز ہونے کے بعد مکرم سید اعجاز احمد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ممبران مجلس عاملہ راولپنڈی اور اسلام آباد کو شرف معانقہ بخشا۔ بعدہٗ جملہ احباب نے باری باری معانقہ کا شرف حاصل کیا بچوں کو پیار بھی فرماتے رہے۔ اسی دوران حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سے لجنہ اماء اللہ کی قریباً ۵۰ ممبرات نے شرف ملاقات حاصل کیا۔ اور افریقہ کے حالات سنے

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بعد از معانقہ دوستوں کے ساتھ ہی دریاں کے فرش پر جلوہ افروز ہوئے اور افریقہ کے مختلف واقعات بیان فرمائے۔ آدھ گھنٹہ کی بابرکت اور پُر رونق مجلس کے بعد قریباً ۱½ بجے حضور اپنی کار کی طرف روانہ ہوئے اور لجنہ اماء اللہ کے کیمپ کے قریب ہوتے ہوئے ممبرات کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ فرمایا۔

جونہی حضور اقدس معہ قافلہ ایبٹ آباد کے لئے روانہ ہونے لگے تو جملہ احباب سڑک پر دو رویہ کھڑے ہو گئے اور فضا پھر ایک دفعہ اسلام زندہ باد۔ احمدیت زندہ باد۔ خاتم النبیین زندہ باد۔ انسانیت زندہ باد۔ امیر المومنین زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گذرتے ہوئے کار میں سے ہاتھ ہلا ہلا کر احباب کے السلام علیکم کا جواب دیتے رہے۔

پیشروی کے طور پر چھ سکوٹر اور دو کاریں ساتھ ساتھ روانہ ہوئیں۔ چند میل جا کے بعد سکوٹر سوار اور ایک کار واپس آ گئی اور ایک کار قافلہ کی معیت میں ایبٹ آباد تک گئی۔

اجتماع گاہ سر سبز اور سایہ دار درختوں کے نیچے تیار کی گئی تھی۔ جس کے ایک طرف سبز اور سرخ پارچات پر تحریر شدہ کتبے۔ اسلام زندہ آباد۔ خاتم الانبیاء زندہ آباد۔ احمدیت زندہ باد۔ خلافت حقہ زندہ باد۔ انسانیت زندہ باد و بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار آویزاں کئے گئے تھے جو ہر گذرنے والے کو دعوت نظارہ دے رہے تھے۔ چالیس زائد کار معہ دیگیں اور ٹیکسیاں ایک جانب ترتیب سے کھڑی تھیں۔

جملہ انتظامات میں خدام الاحمدیہ کی مساعی قابل قدر تھیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزاء دے ضبط و نظم کا انتظام مکرم میجر سید مقبول احمد صاحب نائب امیر اول۔ میجر اسلم جہان خاں صاحب آف حافظ آباد اور خاکسار میجر ریٹائرڈ عبد الحق مرزا جنرل سیکرٹری ...

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اسکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۰۰۲

میں میاں محمد یعقوب ولد میاں رحیم بخش صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائلپور پیپلز کالونی ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۰/۳/۱۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے (۱) مکان ۲۲۴ بی پیپلز کالونی لائلپور رقبہ ۷ مرلہ مع دو کمرے مالیتی تقریباً ۷۰۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد یعقوب ولد میاں رحیم بخش

گواہ شد:۔ احمد الدین موصی ۱۲۱۱۲

گواہ شد:۔ لال چند ناصر احمد ۲۰۷/بی پیپلز کالونی لائلپور۔

مسل نمبر ۲۱۰۰۳

میں خورشید اختر زوجہ میاں محمد یعقوب صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لائلپور پیپلز کالونی ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷۰/۲/۱۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۸۰۰/- روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ زیورات طلائی وزنی ۱ تولہ کانٹے مالیتی ۱۵۰/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الراقمہ:۔ خورشید اختر

گواہ شد:۔ احمد الدین ۲۰۳ /بی پیپلز کالونی لائلپور۔

گواہ شد:۔ میاں غلام احمد ۲۰۷/بی پیپلز کالونی لائلپور۔

درخواست دعا

مکرم خواجہ عبد الرحمان صاحب سابق مشین مین ضیاء الاسلام پریس ربوہ ریٹائرڈ سائٹس شدید بیمار ہیں۔ علاج کی غرض سے لائلپور کے ہسپتال میں داخل کر دئے گئے ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نصرت جہاں ریزروفنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین

نام مجاہد مع جماعت		وعدہ	ادائیگی
مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب ریسرچ آفیسر	اسلام آباد	۵۰۰	
" " لطیف احمد صاحب اوورسیر	"	۵۰۰	
" " محمد یار صاحب	"	۵۰۲	
" " سعید احمد صاحب	"	۵۰۰	
" یو۔ اے۔ مخدوم صاحب	"	۵۰۰	
" رشید احمد صاحب سنوری	"	۵۰۰	
" سعادت احمد صاحب پراچہ	"	۵۰۰	
" چوہدری ناصر احمد صاحب	"	۵۰۰	
" نورالحسن قریشی صاحب	"	۵۰۰	
" محمد بشیر صاحب چغتائی	"	۵۰۰	
" محمد رفیق صاحب "	"	۵۰۰	
محترمہ بیگم صاحبہ محمد بشیر صاحب "	"	۵۰۰	
" سردار بیگم صاحبہ اہلیہ احمد دین صاحب جمیل مرحوم دارالبرکات	ربوہ	۵۰۰	
" رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد شریف صاحب فیکٹری ایریا	"	۵۰۰	
مکرم ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب صدیقی	میرپور خاص	۵۰۰۰	
محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ " " "	"	۱۰۰۰	
مکرم چوہدری فقیر اللہ صاحب	سانگلہ ہل	۵۰۰	
" ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب	"	۵۰۰	۲۰۰
" شیخ محمد صدیق صاحب	کوٹ رحمت خان	۵۰۰	
" ملک بہاول شیر صاحب "	"	۵۰۰	
محترمہ والدہ صاحبہ شیخ ریاض محمود صاحب محمد نگر	لاہور	۵۰۰	
مکرم غازی محمد انور صاحب	لاہور	۵۰۰	
" ملک محمد اقبال صاحب بمعہ والدین و اہل و عیال	"	۵۵۰	
" علی احمد خان صاحب برادر خان صاحب ڈاکٹر مطلوب خان صاحب مرحوم	سرگودہا	۵۰۰	۵۰۰
" چوہدری محفوظ الرحمان صاحب معہ اہل و عیال	ربوہ	۵۰۰	
" ڈاکٹر ناصر احمد صاحب چک $\frac{285}{E-B}$ براستہ بوریوالہ		۵۰۰	
" میاں عبدالحمید صاحب اختر	اسلام آباد	۵۰۰	
" ڈاکٹر غلام محمد حق صاحب	نوشہرہ ورکاں	۵۰۰	۵۰
" عبدالغنی قریشی صاحب ۔ اسلامیہ پارک	لاہور	۵۰۰	
" صوبیدار چوہدری محمد شفیع صاحب فیروزپوری	پشاور	۵۰۰	
" حفیظ اللہ صاحب حیدرانی روجہاں	ڈیرہ غازیخاں	۲۰۲۰	
" کرنل چوہدری عطاء اللہ صاحب چک $\frac{55}{2.L}$	اوکاڑہ	۵۰۰	
" عبدالحق ناصر صاحب معہ اہل و عیال	ساہیوال	۵۰۰	
" عبدالقیوم صاحب شاد	پشاور	۵۰۱	
" سکوڈرن لیڈر محمود احمد صاحب باجوہ	"	۲۰۰۰	
" " " مختار احمد صاحب بٹ	"	۵۰۰	
" عبدالسلام خان صاحب	"	۵۰۰	
" چوہدری محمد خان صاحب نبی سر روڈ	تھرپارکر	۵۰۰۰	
" عبدالباسط خان صاحب ریڈیو مارکیٹ	لاہور	۵۰۰	
" محمد انعام صاحب معہ اہل و عیال	ملتان	۵۰۰	۳۰۰
" مبارک احمد ساہی چک ۸۸ ج۔ب	لائلپور	۵۰۵	۲۰۰
" مرزا محمد اکرم صاحب دنیاپور	ملتان	۵۰۰	
" چوہدری سردار خان صاحب صدر موہلنکی ضلع گوجرانوالہ		۵۰۱	
" " " محمد اکرم ۔ محمد اشرف صاحبان "		۵۰۱	

محلہ دارالیمن ربوہ میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۱۴ وفا ۱۳۴۹ھش (جولائی) بروز ہفتہ نماز مغرب کے بعد محلہ دارالیمن ربوہ میں ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح و ارشاد ۔ مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد اور مکرم مولوی ربنواز صاحب ساجد شاہد نے شرکت فرمائی۔ حاضرین کافی تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ صدارت کے فرائض محترم قاضی صاحب نے سرانجام دئے۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم رشید احمد صاحب سرور نے بچوں کی تربیت کے موضوع پر تقریر کی اس کے بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے تقریر کرتے ہوئے تربیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی پھر ایک نظم پڑھی گئی۔ بعدہٗ محترم قاضی صاحب نے خطاب فرمایا۔ اجتماعی دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

(سیکرٹری اصلاح و ارشاد محلہ دارالیمن ربوہ)

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

مرکز کو ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ بھجوانا ہر قائد مجلس کی نہایت اہم ذمہ داری ہے۔ ماہ احسان (جون) ختم ہو گیا ہے۔ لیکن بہت کم مجالس نے ماہ ہجرت (مئی) کی رپورٹ بھجوائی ہے۔ قائدین مجالس سے گذارش ہے کہ جنہوں نے ابھی تک ماہ امان تا ہجرت (مارچ تا مئی) کی رپورٹس نہیں بھجوائیں وہ جلد از جلد تیار کر کے بھجوائیں۔ نیز قائدین ماہ احسان (جون) کی رپورٹ ۲۰ تاریخ سے پہلے بھجوانا نہ بھولیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

میرے والد ڈاکٹر ایس اے صوفی صاحب آجکل بہت بیمار ہیں۔ بخار اور شوگر کے مریض ہیں۔ گھبراہٹ اور بے چینی زیادہ ہے۔ احباب کی خدمت میں خاص دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے صحت عطا فرمائے۔

(ڈاکٹر رفیق احمد۔ بورے والہ)

۲۔ میری خالہ رحمت بیگم صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار ہیں۔ دوران دنوں ان کے گلے کا اپریشن ہوا ہے۔ اور ایک ابھی اور ہونا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔

(نسیم احمد جاوید ہائی ویکمب انگلینڈ)

۳۔ میرے والد محترم چوہدری فقیر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ سانگلہ ہل ۸/۱۰ دن سے بعارضہ ٹائیفائڈ بخار اور یرقان بیمار ہیں کمزوری بہت زیادہ ہے احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفا عطا فرمائے اور لمبی صحت والی زندگی عطا فرمائے۔

(خاکسار محمد داؤد سانگلہ ہل)

۴۔ مکرم محترم چوہدری عبدالرحیم صاحب اوجلوی کو سائیکل سے گرنے کی وجہ سے دائیں بازو پر زیادہ چوٹ آگئی ہے اور کلائی کی ہڈی پر زخم آیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد سعید قریشی ربوہ)

۵۔ میرے والد صاحب ہسپتال سے گھر آگئے ہیں۔ پہلے کی نسبت کافی افاقہ ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

خلیل احمد ابن میاں معراج الدین صاحب بٹ لاہور

قابل فروخت عمارت

ایک عمارت موسومہ "الفیض" رقبہ دو کنال واقع محلہ دارالصدر غربی ربوہ جس کے دو طرف ساٹھ ساٹھ فٹ کی سڑک اور ایک طرف پندرہ فٹ کی گلی ہے۔ جس میں ایک کوٹھی اور چھ عدد فلیٹس ہیں۔ ٹیوب ویل اور پائپ لائن کی مکمل فٹنگ موجود ہے۔ اور پانی میٹھا ہے۔ خواہشمند احمدی احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت یا بالمشافہ بات کر سکتے ہیں قریشی محمد سعید۔ دفتر جامعہ احمدیہ ربوہ

"میں ڈاکٹر بن کر دُکھی انسانوں کے دُکھوں کا مداوا کروں گا"

حال ہی میں اخبارات میں میٹرک کے امتحان میں دوم رہنے والے طالب علم کا انٹرویو شائع ہوا ہے اور اُوپر والے الفاظ اسی کے ہیں بالعموم یہی مقصد ہر ڈاکٹر بننے والے کا ہوتا ہے اور تجربہ شاہد ہے کہ جو ڈاکٹر بن کر اِس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ نہ صرف دُکھی انسانوں کے دُکھوں کا مداوا کرتے ہیں بلکہ دل کا چین اور دُنیا کی دولت بھی انہیں حاصل ہوتی ہے۔ مزید برآں اپنے دین "اسلام" اور ملک "پاکستان" کی خدمت کا موقع بھی احمدی ڈاکٹروں کے لئے موجود ہے۔

یہ موقع ہمارے پیارے امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے حالیہ دَورہ مغربی افریقہ، کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے جبکہ حضور نے وہاں کے حالات اپنی آنکھوں سے دیکھ کر فیصلہ فرمایا کہ مغربی افریقہ کے ممالک میں فوری طور پر ہیلتھ سنٹرز کھولے جائیں تا سرزمین بلالؓ کے دکھی انسانوں کے دُکھوں کا مداوا کیا جا سکے حضور رایدہ اللہ تعالےٰ نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۶؍ جون ۱۹۷۰ء میں اس سکیم کی تفصیلات بیان فرماتے ہوئے فی الحال صرف تیس ڈاکٹروں کا مطالبہ کیا ہے نیز فرمایا کہ اگر ڈاکٹر اپنے آپ کو پیش نہ کریں گے تو انہیں حکم دیا جائے گا کہ فلاں ملک میں جا کر کام کرو۔ تیس ڈاکٹروں کا مطالبہ احمدی جماعت کی روایتی قربانی اور ایثار کے سامنے بالکل معمولی ہے۔

پس خوش قسمت ہوں گے وہ احمدی ڈاکٹر جو اپنے امام کی آواز پر جلد از جلد لبیک کہہ کر دین اور دُنیا کی حسنات کے وارث بنیں گے۔ اِس وقت ہمارے تین ڈاکٹر بھائی وہاں احمدیہ ہیلتھ سنٹرز بڑی کامیابی سے چلا رہے ہیں۔ خدمتِ دین اور خدمتِ خلق کے ساتھ ساتھ خود بھی معقول آمد پیدا کر رہے ہیں۔ چو تھے ڈاکٹر بھائی بھی عنقریب جا رہے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد۔

اپنی درخواست مع کوائف ہمیں بھی ارسال فرمائیں ؛

محمد اسمٰعیل منیر

سیکرٹری لیپ فارورڈ پروگرام۔ ربوہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارہویں کلاس کا داخلہ (آرٹس اور سائنس مضامین) ۲۵۔ جولائی سے شروع ہوگا اور دس روز تک جاری رہے گا۔

درخواستیں مجوزہ فارم پر مع پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ۲۳؍ جولائی تک دفتر ہذا میں پہنچ جائیں (فارم داخلہ اور پراسپکٹس دفتر جامعہ نصرت سے حاصل کریں)

سرگودہا بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے امتحان پاس کرنے والی طالبات کے لئے متعلقہ بورڈ سے مائیگریشن سرٹیفکیٹ لانا لازمی ہوگا۔

انٹرویو:۔ روزانہ ۸ بجے صبح سے ایک بجے بعد دوپہر تک۔

ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات۔ اعلیٰ تعلیم اور پاکیزہ اسلامی ماحول نیز ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام ہے ؛

(پرنسپل جامعہ نصرت۔ ربوہ)

داخلہ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

گیارہویں جماعت میں داخلہ کی درخواستیں کالج کے فارم پر مع اصل پروویژنل سرٹیفکیٹ و تین عدد فوٹو ۲۳؍ جولائی تک پہنچ جانی چاہئیں۔ فارم داخلہ و پراسپکٹس دفتر کالج سے مل سکتا ہے غیر مکمل فارم قبول نہ ہوگا۔ صرف فرسٹ ڈویژن میں پاس ہونے والے طلباء ہی سائنس گروپ میں داخل ہو سکیں گے۔ محدود سیٹیں ۵۵ تا ۶۰ فیصد نمبر حاصل کرنے والے امیدواروں کے لئے بھی رکھی گئی ہیں لیکن ان امیدواروں کو مضامین سائنس میں ٹیسٹ دینا ہوگا۔ آرٹس گروپ میں ۵۵ فیصد سے کم نمبر لینے والے امیدوار انگریزی کا ٹیسٹ لے کر داخل کئے جائیں گے۔ بغیر ٹیسٹ کے داخل ہونے والے طلبہ ۲۵۔ جولائی صبح ۹ بجے انٹرویو کے لئے پہنچ جائیں۔

ٹیسٹ میں شامل ہونے والے امیدوار ۲۵؍ جولائی کو ساڑھے آٹھ بجے سے قبل کالج ہال میں پہنچ جائیں۔ دوسرے دن ۲۶؍ جولائی کو صبح ۹ سے ۱۲ بجے تک ان تمام امیدواران کا انٹرویو ہوگا جس میں والد/سرپرست کا ساتھ ہونا ضروری ہے۔ انٹرویو میں حاضر ہونا ہر امیدوار کے لئے لازمی ہے۔

ستّر فیصد سے وظیفہ کی حد تک مارکس لینے والے طلباء کو بطور انعام کالج کی طرف سے پوری ٹیوشن فیس کی رعایت دی جائے گی۔ دوسرے مستحق طلباء کے لئے مراعات کا فیصلہ بعد میں کیا جائے گا اور داخلے کے وقت تمام واجبات جمع کرانے ہوں گے۔ ہر قسم کی مراعات کے سلسلہ میں درخواست دینے کے مستحق صرف وہی امیدوار ہوں گے جو مقررہ تاریخ تک درخواستیں بھجوا کر مقررہ پروگرام کے مطابق بر وقت داخلہ لے لیں گے۔ سرگودہا بورڈ کے سوا دوسرے بورڈوں کی طرف سے آنے والے طلباء کو تبدیلیٔ بورڈ کا سرٹیفکیٹ ساتھ لانا ہوگا ورنہ داخلہ نہ مل سکے گا ؛

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج۔ ربوہ)

جماعت دہم کے کمزور طلباء کیلئے نہایت ضروری اطلاع

جماعت دہم کے کمزور طلباء کی تعلیمی ترقی کے پیشِ نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ تعطیلاتِ موسمِ گرما کے دوران ۸۔ اگست سے ۴؍ ستمبر تک تقریباً ایک ماہ سپیشل کلاسز لگائی جاویں اور ان میں وہ لڑکے شامل ہوں جنہوں نے ماہِ جون کے امتحان میں انگریزی یا ریاضی میں ۲۰ کے قریب نمبر حاصل کئے ہوں۔ ان بچوں کو انگریزی، ریاضی اور سائنس کے مضامین میں تعلیم دی جائے گی تاکہ سکول دوبارہ کھلنے پر یہ دوسروں کے قدم بقدم چل سکیں۔ لہٰذا اِس اعلان سے ایسے تمام طلباء جماعت دہم اور ان کے محترم سرپرست صاحبان کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ جہاں کہیں ہوں ۷؍ اگست سے قبل ربوہ پہنچ کر ۸؍ اگست کو ۷ بجے صبح سکول میں حاضری دیں۔ یہ نہایت ضروری ہے ان لڑکوں کو علیحدہ علیحدہ خطوط بھی لکھے جا رہے ہیں لیکن اگر کسی کو خط نہ بھی ملے تو وہ اِس اعلان کو کافی سمجھیں۔ اِس کلاس کو انگریزی کا مضمون مَیں خود پڑھاؤں گا انشاء اللہ۔

بورڈنگ ہاؤس بھی کھل جائے گا اِس لئے تمام بورڈران جماعت دہم بھی حاضر ہو جائیں ؛

خاکسار حبیب الرحمان

ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ

فوجی بھرتی

۱۴؍ جولائی ۱۹۷۰ء بروز منگل بوقت ۸ بجے صبح ایوانِ محمود (خدام الاحمدیہ ہال) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔ امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ لائیں۔

کم از کم معیار بھرتی

قد : ۵ فٹ ۶ انچ

وزن : ۱۱۳ پونڈ

چھاتی : ۳۲ – ۳۰"

تعلیم : پانچ جماعت

عمر : ۱۷ سال سے ۲۰ سال

درخواستِ دعا

میری بہو عزیزہ قانتہ شاہدہ صاحبہ ایم۔ اے اہلیہ عزیزم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ایم۔ اے مبلغ سلسلہ احمدیہ بعارضہ بخار کئی دن سے بیمار ہیں باری کا بخار ہوتا ہے۔ احباب سے عزیزہ کی شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔ اللہ تعالےٰ عزیزہ کو جلد صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔ آمین ؛

خاکسار ابوالعطاء

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴